© rasailojaraid.com

وجود وشہود پر شاہ ولی اللہ کی تطبیق

شیما ربانی

(لیکچرار، پی ای سی ایچ ایس گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کراچی)

جنوبی ایشیا کے مسلمانوں میں گذشتہ صدی کے دوران یکجہتی کے جو جذبے پروان چڑھے انہیں پیدا کرنے میں شاہ ولی اللہ کی کاوشیں ناقابل فراموش رہی ہیں۔ ان کاوشوں کا دارومدار ایک ایسی درمیانی راہ کی تلاش پر تھا جو مسلمان قوم کے منتشر اور متصادم گروہوں کے درمیان یگانگت کی بنیاد بن سکے۔ شاہ ولی اللہ کا ترکیبی رویہ جس کے ذریعے انہوں نے ملت اسلامیہ کے مختلف گروہوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ رویہ ان کی مابعد الطبعیات سے ظاہر ہوا ہے۔ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں میں دو مابعد الطبعیاتی رویے مقبول رہے تھے۔

پہلا وحدت الوجودی رویہ تھا جس نے آخر کار مذہبی امتیازات کو ہی ختم کرنے کی ترغیب دی تھی۔ دوسرا رویہ اس کے برعکس تھا، یہ وحدت الشہودی رویہ تھا جس نے تقسیم کو ہی نصب العین بنایا اور بالآخر اسلام کے مختلف گروہوں میں بھی اتحاد اور ابلاغ کے تمام وسیلے ختم کر دیے۔(۱)

اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی ترکیبی مابعد الطبعیات سامنے آئے جو دونوں انتہاؤں سے گریز کرتے ہوئے اعتدال کی راہ تلاش کرے، تاکہ ایک ایسی فکری بنیاد مرتب ہو سکے جس پر مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے مابین اتحاد وابلاغ کے تعلق از سر نو استوار ہو سکیں۔ شاہ ولی اللہ کا نقطۂ نظر بھی یہ تھا کہ تخلیقی روحانی اور ثقافتی زندگی کے لئے وجودی اور شہودی دونوں رجحانات کی ضرورت ہے۔ یہ دونوں رجحانات بیک وقت مثبت کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا ان میں تصادم کو ختم کر کے ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ شاہ ولی اللہ نے 'انفاس العارفین' میں اپنے والد شاہ عبدالرحیم کے جو حالات بیان کئے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عبدالرحیم ان دونوں رویوں میں ترکیب کی ضرورت کا احساس کر چکے تھے، لہٰذا شاہ ولی اللہ سمجھتے تھے کہ وجودی اور شہودی فلسفوں میں ہم

آہنگی اور ترکیب پیدا کیے بغیر ایسے کائناتی نقطۂ نظر کی تشکیل مشکل ہے جو جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے گروہوں میں اختلافات کو ختم کر کے ان میں اتحاد پیدا کر سکے۔

وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے فلسفوں میں ترکیب پیدا کرنے کی غرض سے شاہ ولی اللہ نے تصور پیش کیا کہ ان فلسفوں میں پایا جانے والا اختلاف ظاہری ہے، واقعتاً ان کے درمیان کوئی قابل ذکر فرق موجود نہیں۔(۲)

انہوں نے اپنے اس تصور کی وضاحت ایک طویل خط میں کی جو آفندی اسماعیل بن اللہ کے نام لکھا گیا تھا۔ جس کا مندرجہ ذیل اقتباس 'مکتوب مدنی' سے لیا گیا ہے۔

"تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود دو لفظ ہیں، جن کا اطلاق دراصل مختلف معانی پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ان کا استعمال سیر الی اللہ کے مباحث پر ہوتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سالک وحدت الوجود کے مقام پر فائز ہے اور فلاں وحدت الشہود پر جاگزین ہے۔ اس سیاق میں وحدت الوجود کے معنی ایسے شخص کے ہوں گے جو حقیقت جامعہ کی تلاش وعرفان میں گم اور مستغرق ہے۔ استغراق کا یہ وہ مقام ہے، جہاں یہ علم رنگ و بو اپنے تمام امتیازات کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتر جاتا ہے اور تفرقہ وامتیاز کے وہ سارے احکام ساقط ہو جاتے ہیں کہ جن پر خیر وشر کی معرفت کا دارومدار ہے اور شرع وعقل جس کی پوری پوری نشاندہی کرتی ہے۔ سیر وسلوک کا یہ مقام محض عارضی ہوتا ہے۔ سالک چند لمحے یہاں ٹھہرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی دستگیری وتوفیق اس کو جلد ہی اس مقام سے نکال کرلے جاتی ہے۔

اس طرح وحدت الشہود کے معانی اس سیاق میں یوں ہوں گے کہ سالک ایسے مقام پر متمکن ہے جہاں احکام جمع وتفرقہ کے ڈانڈے باہم ملے ہوتے ہیں۔ یعنی سالک اس حقیقت کو پا گیا ہے کہ اشیاء میں وحدت ہی نظر آتی ہے۔"(۳)

شاہ ولی اللہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابن عربی سے خالق ومخلوق کی عینیت کا تصور منسوب کرنا غلط ہے۔ ابن عربی کا نقطۂ نظر محض یہ ہے کہ مخلوق کا صدور وجود باری تعالیٰ ہی سے ممکن ہے۔ خالق ومخلوق کے باہمی رشتے کی ماہیت کے مسئلے کو شاہ ولی اللہ نے تجلی کے تصور کے حوالے سے حل کیا ہے۔ یہ تجلی جس شے پر اثر انداز ہوتی ہے اسے اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔ اس صورتحال کی فلسفیانہ توجیہہ وحدت الوجود کے تصور سے کی جاتی ہے جو بجائے خود مکمل ہے تاہم اگر ماہیت اشیاء کو اس سے ہٹ کر دیکھا جائے تو دوئی واضح طور پر نظر آتی ہے اور وحدت الشہود کے تصور کی صداقت کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ اس طرح یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہا جاسکتا ہے کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کائنات کو دیکھنے کے دو مختلف نقطۂ نظر ہیں۔ دونوں میں سے کسی ایک کو صادق یا کاذب قرار نہیں دیا جاسکتا لہٰذا یہ ممکن ہے کہ بیک وقت دونوں کو قبول کرلیا جائے۔ (۴)

اٹھارہویں صدی کے جنوبی ایشیا میں یہ تصور پیش کرنا آسان نہ تھا کیونکہ وجودی اور شہودی رجحانات نے نہ صرف صوفیاء بلکہ بعض دوسرے گروہوں کو بھی ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کیا ہوا تھا، مگر شاہ ولی اللہ نے پورے خلوص سے اس جانب توجہ دلائی تاکہ اعتدال پسند رویے کا جواز تلاش کیا جاسکے۔ نئے مابعد الطبیعیاتی رویے کے حوالے سے شاہ ولی اللہ ہند کے مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے درمیان اتحاد و یگانگی کو فروغ دینے کی جانب متوجہ ہوئے۔ ظاہر ہے کہ اس ترکیبی نقطۂ نظر کا براہ راست اثر صوفیاء پر پڑا اور ان کے خانقاہیں وجودی اور شہودی فلسفوں کے بارے میں بحث مباحثہ کا مرکز بنی ہوئی تھیں اور وہ خود بھی دو طبقوں میں تقسیم تھے۔ اب ان کے درمیان رابطے اور ابلاغ کی داغ بیل ڈال دی گئی اور ان کے سنجیدہ افراد یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ ایسی راہیں تلاش کی جائیں جو کہ اہل تصوف کے مختلف گروہوں میں اتحاد کی ضامن بن سکیں۔

مابعد الطبیعیاتی رویوں میں اختلاف کے علاوہ صوفیاء میں دیگر اختلافات بھی موجود تھے۔ جنوبی ایشیا میں تصوف کے چار بڑے گروہ تھے۔ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ۔ ان سے وابستہ افراد اپنے علاوہ دوسروں کو گمراہ تصور کرتے تھے۔ چار بڑے گروہوں کے علاوہ کئی ثانوی گروہ بھی موجود تھے جو اپنی اپنی جگہ یہی دعویٰ کرتے تھے۔ شاہ ولی اللہ نے انہیں ایک مرکز پر اکٹھا کرنے کی خاطر تاریخ کو استعمال کیا اور تصوف کی طویل تاریخ کا تجزیہ کرتے ہوئے انہوں نے ایسے مقام تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی جہاں اہل تصوف کے درمیان اختلافات موجود نہیں تھے۔ صوفیانہ روایات کے تجزیے سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ طریقت کی اصل ایک ہے۔ لہٰذا تصوف کے تمام سلسلوں کی جز مشترک ہے، تاہم تاریخی عمل کے دوران میں اہل طریق کی راہیں الگ الگ ہوگئی ہیں۔ (۵)

صوفیانہ اختلافات کے تاریخی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ نے تاریخ تصوف کو چار بڑے مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔　پہلے مرحلے کا آغاز دور اول کے مسلمانوں سے ہوا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں چند نسلوں تک اہل کمال کی زیادہ توجہ شریعت کے ظاہرا اعمال پر مرکوز رہی، کیونکہ ان بزرگوں کو باطنی زندگی کے جملہ مراتب شرعی احکام کی پابندی سے حاصل ہوجاتے تھے۔

۲۔　تصوف کے دوسرے مرحلے کا آغاز حضرت جنید بغدادیؒ کے زمانے سے ہوا۔ اس دور میں صوفیاء نے جزا و سزا کے خیال سے ماوراء ہو کر خدا کی محبت کے حوالے سے عبادت کو مقصد حیات بنایا۔

۳۔　تیسرے مرحلے کا آغاز شیخ ابو سعید کے زمانے سے ہوا جب اہل تصوف نے باطنی اعمال و احوال سے گزر کر 'جذب' تک رسائی حاصل کی اور اس طرح ان کے لئے توحید کی نسبت کا راستہ کھل گیا ان بزرگوں نے توحید وجودی اور توحید شہودی میں حد امتیاز قائم نہیں کی تھی، ان کا مقصد حیات تھا کہ اپنی ذات کو ذات باری تعالیٰ میں گم کرکے اس مقام کی کیفیات سے لطف اندوز ہوں۔

۴۔　تصوف کا چوتھا دور ابن عربی سے شروع ہوا۔ اس دور میں اہل تصوف نے کیفیات و احوال کی منزل سے بالاتر ہو کر حقائق تصوف کے بارے میں بحث کا آغاز کیا، ان بزرگوں نے ظہور وجود کے مدارج اور تنزلات دریافت کئے اور اس امر کی تحقیق کی کہ واجب الوجود سے اولین طور پر کس شے کا صدور ہوا اور یہ صدور کس طرح عمل میں آیا وغیرہ۔ (۶)

اس طرح تاریخ تصوف کا تجزیہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ اس نتیجے پر پہنچے کہ:

'تصوف کے ان چاروں ادوار میں جو بھی اہل کمال بزرگ گزرے ہیں گو وہ اپنے ظاہری اعمال و احوال میں الگ الگ نظر آتے ہیں لیکن جہاں تک ان کی اصل کا تعلق ہے میرے نزدیک وہ سب کے سب ایک ہیں۔'

اس طرح صوفیانہ مکاتب فکر میں مشترک بنیاد تلاش کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ نے شریعت اور طریقت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ان کے نزدیک راہ حق کے طالب کا کمال یہ ہے کہ اس کی ذات میں طریقت اور شریعت دونوں باہم مل جائیں چونکہ دونوں کی راہیں متصادم نہیں لہٰذا ان میں ہم آہنگی اور توازن پیدا کرنا بھی دشوار نہیں یہی ہم آہنگی صوفی، عالم کے اتحاد کا وسیلہ بنتی ہے اور اس کا اصل مقصد تزکیہ نفس اور اشاعت دین ہے، جو کہ اعلیٰ و ارفع مقصد ہے۔

حوالہ جات

۱۔　قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، نگارشات ٹمپل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۲۸۔

۲۔　قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، نگارشات ٹمپل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۲۹۔

۳۔　شاہ ولی اللہ، مکتوب مدنی اردو ترجمہ از مولانا محمد حنیف ندوی، ص ۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، تخلیقات، ٹمپل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۳۳

۵۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ از محمد سرور، پروفیسر، ص ۵۳

۶۔ قاضی جاوید، ہندی مسلم تہذیب، تخلیقات، ٹمپل روڈ، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۲۳۲

۷۔ شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ از محمد سرور، پروفیسر، ص ۵۱

اشاریہ سہ ماہی التفسیر، کراچی

شمارہ ۱ تا ۱۲ ۔ (جنوری ۲۰۰۵ء تا دسمبر ۲۰۰۷ء)

مرتب: محمد سہیل شفیق

لیکچرر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

رنگِ خیال

آہ! قاضی ایوب	ج۱ش۲ص۲
با عنوان	ج۱ش۱ص۲
با عنوان	ج۲ش۱ص۲
انتہا پسندی و ابلاغ ۔ ایک قرآنی تقاضا	ج۳ش۹ص۲
توہین آمیز خاکے ۔ چند گزارشات	ج۲ش۲ص۲۵
پروفیسر محمد یاسین کا انگریزی ترجمہ قرآن	ج۳ش۱۲ص۲۳۳
دینی مدارس اور عصر حاضر کے چیلنجز	ج۱ش۲ص۳۳
سہ ماہی اجتہاد ۔ اجتہادی روایت کا ترجمان	ج۳ش۱۱ص۲۲۳
عصر حاضر میں قرآنی خدمات کی ایک جھلک	ج۳ش۱۰ص۲۲۳
عقیدہ و عمل کا باہمی تلازم	ج۲ش۸ص۱
فرقہ واریت کا خاتمہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی نیز دہشت گردی کا خاتمہ	ج۱ش۲ص۲
فرقہ واریت کے بنیادی اسباب	ج۲ش۳ص۱
قرآنی حلقوں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے	ج۱ش۱ص۲۰۳

مقالات (اشاریہ بلحاظ مضامین)

(الف)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آزادیٔ نسواں کا مغربی تصور / مریم ناز — ج۲ش۸ص۷۸تا۸۵
آسمان کے برجوں کا بیان اور رجم شیاطین کی تحقیق / سرسید احمد خان — ج۲ش۱ص۷۳تا۷۸
آیات حجاب کے چند تفسیری پہلو / ڈاکٹر محفوظ احمد — ج۳ش۱۱ص۵۷تا۷۹
احکام شرعیہ کی تعداد، تعریفات اور مثالیں / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۱ش۳ص۱۲تا۳۰
اردو ترجمہ حاشیہ "تیسیر القرآن" / لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم — ج۱ش۱ص۱۱۲تا۱۱۸
اسلام اور دہشت گردی عصر حاضر کے تناظر میں / شاکر حسین خان — ج۱ش۳ص۹۳تا۱۰۳
اسلام اینڈ کرنٹ اکنامک ایشوز / ریاض الرحمٰن — ج۳ش۱۱ص۱۲۰تا۱۲۸
اسلامی قانون کے ارتقاء میں اجتہاد کا کردار / ڈاکٹر رشید جالندھری — ج۲ش۸ص۱۹تا۳۳
اسلام کا تاسیسی اصول "تدریج" اور ملت کی حیات نو / عارف خان ساقی — ج۲ش۲ص۲۱تا۴۷
اسلام کی عالمگیری اور تصور جہاد / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۱ص۳تا۱۸
اسلامی نظام خلافت کے امتیازات / محمد اعظم سعیدی — ج۱ش۱ص۱۹تا۳۰
اصول ترجمہ تفسیر / مولانا ابوالکلام آزاد — ج۲ش۹ص۲۲تا۳۱
اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی / ڈاکٹر محمد مظہر بقاء — ج۱ش۱ص۵۲تا۹۲
اعجاز قرآن / محمد سہیل شفیق — ج۱ش۱ص۱۲۱تا۱۲۸
الامی کے معنی کی تحقیق اور اس کے اطلاقات / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۳ص۴۷تا۸۳
الرسول النبی الامی / سید اختر عالم — ج۳ش۹ص۶۹تا۸۳
الرسول النبی الامی کا معنی مرادی / عارف خان ساقی — ج۱ش۳ص۴۷تا۶۷
ان شاء اللہ / سرسید احمد خان — ج۳ش۱۰ص۵۹تا۹۱
انعامی بانڈز کا شرعی حکم / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۱ش۱ص۷۳تا۸۷
اہل ہند پر صاحبین کا اطلاق / اعظم سعیدی — ج۳ش۱۰ص۲۹تا۳۶
ایچ آئی وی ایڈز اور ہماری نوجوان نسل / ڈاکٹر تاج محمد — ج۲ش۱ص۱۰۸تا۱۱۶
ایڈز۔ قرآن کریم کی روشنی میں / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۳ص۳تا۱۰

© rasailojaraid.com

ایڈز۔ عظیم انسانی المیہ / عارف خان ساقی — ج۲ش۱ص۷۹تا۱۰۰

(ب)

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے آیات و علامات الٰہیہ / محمد اعظم سعیدی — ج۳ش۹ص۸۸تا۹۱
بیمار قوم اور اس کا علاج / سید محمد ہاشم فاضل شمسی — ج۱ش۲ص۳۱تا۳۶

(ت)

تحویل قبلہ / محمد اعظم سعیدی — ج۲ش۸ص۹۳تا۱۰۷
تصوف۔ تلاش حسن کی ہمہ گیر تحریک / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۲ص۶تا۳۰
تصوف کی رو سے فقیر اور فقیری کا مفہوم / لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم — ج۱ش۳ص۱۰۶تا۱۱۲
تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۳ص۳۳تا۳۱
تعلیمات نبوی ﷺ اور اصلاح معیشت / مریم ناز — ج۲ش۳ص۸۰تا۹۳
تعلیم کا مسئلہ اور اس کا حل / ڈاکٹر برہان الدین فاروقی — ج۱ش۲ص۵۰تا۶۷
تفسیر اور اس کے مادّے کے مطلوبات کے معانی
میں باہمی اشتراکات / محمد صادق — ج۱ش۲ص۳۴تا۴۸
تقویمات اور قدرتی مظاہر / شاہد قریشی — ج۲ش۱ص۱۰۱تا۱۰۷
تلک الغرانیق العلی کی تحقیق / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۳ش۹ص۳۵تا۴۸

(ج)

جاہلیت کی حقیقت، عہد جاہلی کے ادبی آثار کی روشنی میں / عارف خان ساقی — ج۳ش۱۲ص۳۱تا۹۵
جدید مسائل اور مقاصد شریعت / ڈاکٹر تاج محمد — ج۲ش۲ص۴۸تا۹۲

(چ)

چہار گانہ شعری ادبیت سے قرآن مجید پاک ہے / محمد اعظم سعیدی — ج۱ش۲ص۱۵تا۳۳

(ح)

حج اکبر کا معنی و مفہوم / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۳ص۸۲تا۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدود آرڈیننس۔ حد قذف / ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی — ج۲ش۳ص۳۲تا۴۰
حدود قوانین / جسٹس ایس اے ربانی — ج۳ش۹ص۲۰تا۲۳
حرمت ربو کی علت / شیخ محمود احمد — ج۳ش۱۰ص۲۷تا۵۵
حساب تقویم کی رو سے سن ہجری کے دن اور تاریخ کا تعین / عبد الرشید نعمانی — ج۱ش۲ص۶۳تا۸۳
حضور ﷺ پر جادو کیے جانے کی حقیقت / امین احسن اصلاحی — ج۳ش۸ص۳۵تا۴۷
حق حضانت۔ ایک قانونی و معاشرتی مسئلہ / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۲ص۱۳تا۲۵
حقیقت ربا اور اس کی اخلاقی نوعیت / — ج۳ش۱۱ص۲۶تا۳۳
حکومت اسلامی قرآن و سنت کی روشنی میں / پروفیسر غلام مہدی — ج۳ش۸ص۸۶تا۹۴
حیات بعد الممات۔ قدرت الٰہی کی ظاہری علامات / محمد اعظم سعیدی — ج۲ش۳ص۹۴تا۱۰۰

(خ)

خدا اور رسول سے متعلق سرسید کے عقائد / سرسید احمد خان — ج۲ش۸ص۱۰۸تا۱۰۹
خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ش۱۱ص۵تا۱۳
خواتین کی معاشی و سیاسی مصروفیات کے مختلف پہلو / مریم ناز — ج۳ش۹ص۹۴تا۱۱۳
خودکشی کا افسوسناک پہلو / پروفیسر مفتی منیب الرحمن — ج۱ش۳ص۱۱۲تا۱۱۸

(د)

دعوت فکر و نظر / جسٹس ایس اے ربانی — ج۳ش۱۰ص۱۰۸تا۱۱۳
دین میں تنگی نہ ہونے کی متعدد تفاسیر / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۱ش۳ص۲۸تا۳۵

(ر)

ربا کی حقیقت اور اس کے اطلاقات / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۲ش۸ص۳۲تا۴۳
روح اجتماع اور جذبۂ تعاون / شاہ محمد جعفر ندوی پھلواری — ج۱ش۲ص۹۹تا۱۰۶

(ز)

زوج اور سوت۔ دو متقابل اصطلاحیں / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۸ص۱۱تا۱۸

(س)

سیدنا داؤد علیہ السلام کی سرگزشت / عبد الکریم اثری — ج۳ش۱۲ص۶۹تا۸۶
سیدنا نوح علیہ السلام کی مختصر سرگزشت / عبد الکریم اثری — ج۳ش۱۱ص۹۹تا۱۱۲
سیدنا یونس علیہ السلام کی مختصر سرگزشت / عبد الکریم اثری — ج۳ش۱۰ص۸۸تا۱۰۷
سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک روشن خیال اور اعتدال پسند
معاشرے کی تشکیل و ضرورت / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۱ش۲ص۳تا۱۹

(ش)

شلوار اور پتلون کے پائینچوں کا شرعی حکم۔ ایک تحقیق / عارف خان ساقی — ج۱ش۲ص۷۵تا۹۸
ج۱ش۳ص۸۳تا۱۰۵

(ع)

عذاب الٰہی اور فطری حوادث کے مابین فرق و امتیاز / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۱ص۳تا۴۲
عربی زبان کا فلسفہ لغت / ابو الجلال ندوی — ج۱ش۱ص۳۲تا۵۱
علامہ خازن اور ان کی تفسیر۔ ایک تعارف / مفتی محمد اسماعیل نورانی — ج۳ش۱۲ص۳۱تا۴۴
علامہ سعیدی اور تبیان القرآن / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۴ص۱۰۲تا۱۰۵
علماء کا طرز استدلال / ڈاکٹر منظور احمد — ج۳ش۱۲ص۱۵تا۳۰
علم نجوم کے اصول و مبادی / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۳ش۱۰ص۴۲تا۷۶
عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۳ش۹ص۳تا۱۹
عورتوں کے مسائل اور ان کا حل / ڈاکٹر شکیل اوج — ج۲ش۴ص۱۱تا۳۴
عہد جاہلیت میں عرب کا سیاسی نظام / فرح سہیل — ج۱ش۱ص۷۹تا۹۳
عید کا تاریخی پس منظر، حکمت اور فلسفہ / پروفیسر مفتی منیب الرحمن — ج۱ش۲ص۲تا۹

(غ)

غیر حنفی مذہب پر فتویٰ دینے کی تحقیق / علامہ غلام رسول سعیدی — ج۳ش۱۱ص۱۰تا۳۱

© rasailojaraid.com